بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۲ / ۲۷ | ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ ۔ ۳۰ صلح ۱۳۵۲ ہش ۔ ۳۰ جنوری ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن مقامِ رضا میں بود و باش رکھتے ہیں کوئی غم اُنکے قلوب کو نہیں کھاتا!

وہ ہر حالت میں صابر و شاکر ہوتے ہیں، خدا کی رحمت کے دروازے اُن پر کشادہ ہوتے ہیں

"تم مومن ہونے کی حالت میں ابتلاء کو بُرا نہ جانو اور بُرا وہی جانے گا جو مومن کامل نہیں ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے کہ وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۝ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کبھی تم کو مال سے یا جان سے یا اولاد یا کھیتی وغیرہ کے نقصان سے آزمایا کرینگے مگر جو ایسے وقتوں میں صبر کرتے اور شاکر رہتے ہیں تو اُن لوگوں کو بشارت دو کہ اُنکے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کشادہ ہیں اور اُن پر خدا کی برکتیں ہونگی جو ایسے وقتوں میں کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۝ یعنی ہم اور ہمارے متعلق کل اشیاء یہ سب خدا ہی کی طرف سے ہیں اور پھر آخرکار انکا لوٹنا خدا ہی کی طرف ہے۔ کسی قسم کے نقصان کا غم اُن کے دل کو نہیں کھاتا اور وہ لوگ مقامِ رضا میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ صابر ہوتے ہیں اور صابروں کے واسطے خدا تعالیٰ نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۹ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ سر درد کی شکایت ابھی جاری ہے"۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۹ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ کل صبح ناشتہ کے فوراً بعد چکر شروع ہو گئے اور بعد میں دو تین دفعہ قے بھی آئی اور طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ چکروں کا سلسلہ ابھی تک چل رہا ہے۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی ہدایت کے مطابق علاج ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین

میری اہلیہ کا اپریشن یونائیٹڈ کرسچن ہسپتال لاہور میں مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء بروز بدھ ہو رہا ہے۔ احباب سے اپریشن میں کامیابی اور صحت والی زندگی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار مبارک احمد انصاری لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

لندن سے فون اور تار کے ذریعہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میرے چھوٹے بھائی عزیز عبد اللطیف خانصاحب مڈل سیکسس کی بڑی بچی عزیزہ عطیہ شدید بیمار ہے۔ ان کا بڑا بیٹا عزیز ظہور احمد بھی بیمار ہے۔ دونوں ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دونوں بچوں کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار منظور احمد خان ربوہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کا جسدِ خاکی مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

تدفین مکمل ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی جسمیں ہزارہا احباب شریک ہوئے

ربوہ ۔ ۲۷ صلح بروز ہفتہ بارہ بجے دوپہر کو حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا جسد خاکی مقبرہ بہشتی ربوہ میں ہزارہا مومنین کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں پُرخلوص اجتماعی دعاؤں کے درمیان سپرد خاک کر دیا گیا اور اس طرح جماعت احمدیہ کا وہ مکرم و محترم بزرگ ہمیشہ کے لئے ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا جس کا مبارک وجود خدا کے مسیح کی صداقت کا ایک نشان تھا جو اپنے اوصاف کریمانہ اور ربع صدی سے زائد عرصہ تک اہم دینی خدمات کے لحاظ سے ہمارے لئے ایک نمونہ کی حیثیت رکھتا تھا۔

جیسا کہ پہلے شائع ہو چکا ہے حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد (جو ۲۶ جنوری کو بعد نماز عصر ہوئی) آپ کے فرزند اکبر محترم الحاج صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے کی انتظار کی وجہ سے آپ کے جسد خاکی کی تدفین اگلے روز پر ملتوی کر دی گئی تھی۔ لیکن چونکہ اگلے روز (۲۷ جنوری) بھی وہ تشریف نہ لا سکے اور نہ ہی انکی آمد کے متعلق کوئی اطلاع موصول ہوئی لہذا اس دن دوپہر کو تدفین عمل میں آئی۔

گیارہ بجے دوپہر کو آپکا جنازہ آپکی کوٹھی سے اُٹھایا گیا جبکہ کثرت سے احباب وہاں موجود تھے۔ جب تابوت مقبرہ بہشتی پہنچا تو وہاں ہزارہا کی تعداد میں ربوہ اور بہت سے بیرونی مقامات کے احباب پہلے سے موجود تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے پر مقبرہ بہشتی کے اس احاطہ خاص میں جس میں حضرت اُمّ المومنین نوّر اللہ مرقدہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مزارات ہیں تابوت کو لے جایا گیا اور وہاں پر حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کے مزار کے پہلو میں اسے سپرد خاک کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کے ہمراہ تابوت کو قبر میں اُتارا، مٹی ڈالنے میں حصہ لیا۔ تدفین مکمل ہونے پر بارہ بجکر دس منٹ پر حضور ایدہ اللہ نے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں دور و نزدیک سے آئے ہوئے ہزارہا احباب شامل ہوئے اور یوں پرخلوص اور درد مندانہ دعاؤں کے درمیان حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کے جسد خاکی کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے، انہیں اپنے قرب خاص سے نوازے، انکی اہلیہ صاحبہ محترمہ، صاحبزادگان، صاحبزادیوں، انکے برادر اصغر محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے دیگر تمام افراد کو صبر جمیل کی توفیق بخشتے ہوئے انہیں خاص حفظ و امان میں رکھے اور ہم سب کو حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے نیک اور پاک نمونہ کو اپنانے کی توفیق بخشے۔ آمین

پبلشر:۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳۰ ماہ صلح ۱۳۵۲ ہش

ایک افسوسناک مسودۂ قانون

۲۵ جنوری کو پنجاب اسمبلی میں غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے دوران جو قانونی مسودے پیش کئے گئے ہیں ان میں ایک "مسودۂ قانون تحریم بوسیدہ ... اوراقِ قرآنِ مجید" بھی شامل ہے۔ اِس مسودۂ قانون میں اِس کی اغراض و وجوہ یہ بیان کی گئی ہیں کہ:-

> "اکثر اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ قرآنِ مجید اور دوسری کتابوں، اخبارات اور رسالوں کے پھٹے ہوئے صفحات گلیوں میں گندگی اور غلاظت کے ڈھیروں پر بکھرے ہوئے پائے جاتے ہیں جس سے دینی جذبات رکھنے والے اصحاب کے احساسات مجروح ہوتے ہیں، بناء بریں قرآنِ مجید کی آیات کی تحریم کا اہتمام کرنے کی غرض سے مسودۂ قانون ہذا پیش کیا جاتا ہے"۔

اِس مسودۂ قانون میں لازمی قرار دیا گیا ہے کہ:-

> "صوبہ پنجاب میں کسی اخبار، میگزین، رسالہ یا کسی دیگر مطبوعات میں جبکہ قرآنِ مجید کا حوالہ دینا مطلوب ہو تو قرآنِ مجید کی آیات ماسوائے ان کے ترجمے کے درج نہیں کی جائیں گی"۔

اِس کی خلاف ورزی کی حسبِ ذیل سزا تجویز کی گئی ہے:-

> "اگر کوئی اخبار، کتابچہ یا کوئی رسالہ ایسا مضمون شائع کرے جس میں قرآنی آیات درج ہوں تو اُس کے ناشر کو سزائے قید دی جائے گی جو چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا سزائے جرمانہ جو پانچ سو روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی"۔

اگر دیکھا جائے تو کئی لحاظ سے یہ ایک نہایت ہی افسوسناک مسودۂ قانون ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسے پیش کرنے والے معزز رکنِ اسمبلی نے اِس کے نتائج و عواقب پر اچھی طرح غور نہیں کیا ورنہ وہ یہ مسودۂ قانون جس کی رُو سے قرآنِ مجید کا عربی متن شائع کرنا جُرم قرار پائے گا، کبھی پیش نہ کرتے۔ جہاں تک قرآنِ مجید کے اوراق نیز کتابوں، اخباروں اور رسالوں وغیرہ کے ایسے صفحات کو جن میں عربی آیات درج ہوتی ہیں اِدھر اُدھر بکھیرنے اور اس کے نتیجہ میں آیاتِ قرآنی کی بے ادبی کا سوال ہے یہ صحیح ہے کہ کلامِ پاک کی اِس رنگ میں بھی ہرگز بے ادبی نہیں ہونی چاہیئے اور اس کا سدِّ باب ضروری ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آیاتِ قرآنی کی اشاعت پر ہی پابندی عائد کر دی جائے اور ناشرانِ کتب اور اخباروں اور رسالوں وغیرہ کو مجبور کیا جائے کہ وہ سرے سے کلامِ پاک کا متن یا عربی آیات ہی نہ چھاپیں بلکہ صرف ترجمہ شائع کرنے پر ہی اکتفا کریں۔ حالانکہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے جن الفاظ میں نازل ہوا ہے ان کا بدل کوئی اَور الفاظ ہو ہی نہیں سکتے، خواہ وہ عربی کے ہی الفاظ کیوں نہ ہوں۔ قرآن اپنے الفاظ، اپنے مطالب و معارف اور حقائق و دقائق ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا ایک زبردست اور تاقیامت قائم و دائم رہنے والا معجزہ ہے۔ کوئی ترجمہ خواہ وہ اپنی جگہ کتنا ہی صحیح اور اعلیٰ پایہ کا کیوں نہ ہو وہ قرآنی متن کا ہرگز ہرگز بدل نہیں ہو سکتا۔ سراسر کلامِ الٰہی پر مشتمل ہونے کے باعث قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو من کل الوجوہ کسی دوسری زبان میں منتقل ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کا کسی اَور زبان میں جو ترجمہ بھی کیا جائے گا وہ صرف ایک حد تک ہی مفہوم کا آئینہ دار ہو گا نہ کہ درجہ اور مقام کے لحاظ سے خود اُس کلامِ پاک کا آئینہ دار جو خدائے ذوالعرش کے منہ سے نکلا اور محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قلب پر نازل ہوا۔ یہ معجزہ کی قدرت کا آئینہ دار ایسا فصیح و بلیغ کلام ہے جس کے معانی و مطالب کا کوئی انسانی دماغ احاطہ کر ہی نہیں سکتا۔ یہ تو ایک ناپید اکنار سمندر ہے جس میں سے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق موتی اور جواہرات نکلتے چلے آ رہے ہیں اور تاقیامت نکلتے چلے جائیں گے۔ ان کی حدبست ممکن ہی نہیں۔

پھر اِس لحاظ سے بھی اِس مسودۂ قانون کی مضرت واضح ہے کہ اگر لوگوں کو قرآنِ مجید کا یا اس کی آیات کا صرف ترجمہ ہی شائع کرنے کا پابند کر دیا جائے تو اِس کے نتیجہ میں نعوذ باللہ تحریف کا دروازہ کُھل جائے گا اور بیک وقت کئی قرآن رائج ہو جائیں گے کیونکہ ترجمے ایک نہیں ہزاروں ہیں۔ ہر عالم نے اپنی سمجھ اور استعداد کے مطابق ہی ترجمہ کیا ہے۔ بائبل اور بعض دیگر مذاہب کی کتب میں تحریف اِسی لئے ہوئی کہ اُن کے ماننے والوں نے مختلف زبانوں میں ان کے تراجم کرنے کے بعد اصل متن کو ترک کر دیا۔ اِس طرح مرورِ زمانہ سے متن تو محفوظ نہ رہا اور تراجم بدلتے چلے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر طبقۂ خیال کے علماء شروع ہی سے اِس امر کے سخت مخالف رہے ہیں کہ عربی متن کے بغیر قرآنِ مجید کے تراجم شائع کئے جائیں۔ کجا یہ کہ عربی متن شائع کرنا ہی جُرم قرار دے دیا جائے۔

پھر اگر یہ مسودۂ قانون پاس ہو جائے تو تمام اولیاء اللہ اور ائمہ سلف کی بیش بہا تصانیف بھی ترک کرنا پڑیں گی اور ان کی اشاعت پر بھی پابندی لگانا پڑے گی کیونکہ انہوں نے اپنی کتب میں جابجا قرآنی آیات سے استدلال کیا ہے اور ان کے اصل الفاظ ہی درج کئے ہیں۔ سو گویا ہمیں سرچشمۂ علومِ ربانی یعنی آیاتِ قرآنی اور دیگر اسلامی لٹریچر کے ایک بڑے حصہ سے محروم ہونا پڑے گا۔ قرآنِ مجید میں جو نور علم و حکمت اور معارف و حقائق بھرے ہوئے ہیں ان میں اس کے الہامی الفاظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اسی لئے محبت و عقیدت سے ان کی تلاوت بھی خواہ قاری کی کم علمی کے باعث مطلب اور مفہوم اس کی سمجھ میں نہ بھی آئے ایک گونہ اجر و ثواب کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے کلامِ پاک میں کہتا ہے کہ قرآن کو بکثرت پڑھو اور خوش الحانی سے پڑھو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی یہی ہے لیکن ہمارے بعض قانون ساز نتائج و عواقب پر غور کئے بغیر ایک ایسا قانون بنانا چاہتے ہیں کہ کوئی شخص قرآنِ مجید یا قرآنی آیات نہ پڑھ سکے اور اگر پڑھے بھی تو انسانوں کے کئے ہوئے تراجم کو قرآن کا بدل سمجھ کر پڑھ لیا کرے۔

پھر ایسا کرنے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اصل آیات شائع کرنے سے بے ادبی ہوتی ہے۔ یہ جذبہ کہ آیاتِ قرآنی کی بے ادبی نہ ہو اپنی جگہ درست ہے لیکن بے ادبی سے بچنے کا یہ طریق کہ اصل آیات چھاپی ہی نہ جائیں ہرگز بھی درست نہیں ہے۔ آج تو آیات چھاپنے پر پابندی عائد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کل کوئی صاحب اپنی ناسمجھی سے یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ چونکہ مُنہ میں تھوک اور دوسری غلیظ رطوبتیں ہوتی ہیں اور گلے میں بلغم وغیرہ پھنسا ہوتا ہے اِس لئے مُنہ سے قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے سے بے ادبی لازم آتی ہے لہٰذا اس کی تلاوت ہی نہ کی جائے اور صرف دِل ہی دل میں اسے پڑھا جائے۔ دراصل بے ادبی کا یہ تصور لاکھ محبت پر مبنی سہی درست نہیں ہے۔ بے ادبی کا تعلق نیت اور ارادہ سے ہے۔ عمداً قرآنِ مجید کے اوراق کو یا کتابوں، رسالوں اور اخبارات کے ایسے صفحات کو جن پر آیاتِ قرآنی لکھی ہوئی ہوں اِدھر اُدھر پھینک دینا یا ان کے اِس طرح بکھرنے یا بکھرے ہوئے ہونے کی پرواہ نہ کرنا بے ادبی میں داخل ہے اور اِس سے بچنا ضروری ہے۔ اِس کی یہی صورت ہے کہ اوّل تو لوگوں کو اِس نوع کی بے ادبی اور بے حرمتی سے بچنے کی تلقین کی جائے دوسرے قرآنِ مجید کے پھٹے ہوئے اوراق کو بے ادبی سے بچنے کی نیت سے جلا دینا چاہیئے۔ خود حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض اوراق جلوا دئے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ قرآن شریف کے پھٹے ہوئے اوراق کو اگر بے ادبی سے بچانے کے واسطے جلا دیا جائے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا:-

> "جائز ہے۔ حضرت عثمانؓ نے بھی بعض اوراق جلائے تھے۔ نیت پر موقوف ہے"۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۳۲)

بہرحال تعظیم اور ادب کا ایسا تصوّر جس کی خاطر قرآنِ مجید یا آیاتِ قرآنی کی اشاعت پر پابندی لگانا اور صرف ترجمہ کو رواج دینا مقصود ہو بجائے خود قرآنِ مجید کی بے حرمتی کے مترادف ہے۔ ہم سمجھتے ہیں اسمبلی کے اِس معزز رکن کو جس نے یہ مسودۂ قانون پیش کیا ہے اپنی نیک نیّتی کے باوجود اسکی بے انتہا مضرت کے پیشِ نظر خود ہی واپس لے لینا چاہیئے۔

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مبارکہ کے دو پہلو

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید

۲۷ فتح ۱۳۵۱ہش (مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۷۲ء) کو جماعت احمدیہ کے اسی ویں جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید نے جو تقریر فرمائی اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کیلئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک الہام میں مخاطب کر کے فرمایا

كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

(تذکرہ ص۴۳ طبع دوم)

ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

سو جماعت کو ہمیشہ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ پایا وہ محض اور محض محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ کی برکت سے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر جب ہم غور کرتے ہیں تو لازماً ہماری توجہ اس آقا کی طرف پھرتی ہے جس کے عشق نے آپ کے روئیں روئیں کو منور کر رکھا تھا اور جس کی محبت اور غلامی کے طفیل ہی آپ کو وہ مقام حاصل ہوا۔ جو امت میں سے کسی اور کو نہیں ملا۔ بصیرت کی آنکھ اور درد مند دل اس آقا اور مطاع کی شان کا کچھ اندازہ لگا سکتا ہے جس کی جھلکیاں ہمیں سیرت مسیح موعود میں نظر آتی ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اور آپ کی سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ہی عکس ہے

سیرت مسیح موعود کے دو پہلو

آج کی صحبت میں میں حضور علیہ السلام کی سیرت کے دو پہلو بیان کروں گا۔

ل :- اہلی زندگی

م :- تربیت اولاد

ان دونوں کا آپس میں بہت قریبی ہے۔ در اصل یہ دونوں پہلو آپس میں بلکہ ایک دوسرے کے تابع ہیں۔

اس انتخاب کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ کسی انسان کے مقام کو پہچاننے کے لئے اس کی اہلی زندگی کا جاننا از بس ضروری ہے دوسری وجہ اس انتخاب کی یہ پیدا ہوئی کہ جماعت کے ایک حصہ میں ان دونوں پہلوؤں میں کچھ کمزوری کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے کسی حصہ میں بھی کسی جہت سے کوئی کمزوری نہیں آنی چاہیئے۔ جماعت کی موجودہ اور آئندہ پود پر بہت بڑے بوجھ پڑنے والے ہیں۔ جنہیں اٹھانے کے لئے ہماری ہر نسل کو تیار رہنا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حلیہ مبارک

قبل اس کے کہ میں حضور علیہ السلام کی سیرت کے ان دو پہلوؤں پر کچھ عرض کروں میں حضور علیہ السلام کا حلیہ مبارک بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس وقت جماعت کی بھاری اکثریت ایسی ہے جنہوں نے حضور علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ حضور علیہ السلام کے حلیہ کے متعلق حضور کے برادر نسبتی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

"احمدی تو خدا کے فضل سے ہندوستان کے ہر گوشہ میں موجود ہیں بلکہ غیر ممالک میں بھی مگر احمد کے دیکھنے والے اور نہ دیکھنے والے احمدیوں میں بھی ایک فرق ہے۔ دیکھنے والوں کے دل میں ایک سرور اور لذت اس کے دیدار اور صحبت کی اب تک باقی ہے نہ دیکھنے والے بارہا تاسف کرتے پائے گئے کہ ہائے ہم نے صحبت بھی کیوں نہ کی اور کیوں نہ اس محبوب کا اصلی چہرہ اس کی زندگی میں دیکھ لیا۔ تصویر اور اصل میں بہت فرق ہے اور یہ فرق بھی وہی جانتے ہیں جنہوں نے اصل کو دیکھا۔۔۔ بجائے اس کے کہ میں آپ کا حلیہ بیان کروں اور ہر چیز پر خود کوئی نوٹ دوں یہ بہتر ہے کہ میں سرسری طور پر اس کا ذکر کرتا جاؤں اور نتیجہ پڑھنے والے کی اپنی رائے پر چھوڑ دوں آپ کے تمام حلیہ کا خلاصہ ایک فقرہ میں ہو سکتا ہے کہ

"آپ مردانہ حسن کے اعلیٰ نمونہ تھے"

مگر یہ فقرہ بالکل نامکمل رہے گا اگر اس کے ساتھ دوسرا یہ نہ ہو کہ

"یہ حسن انسانی ایک روحانی چمک دمک اور انوار اپنے ساتھ لئے ہوئے تھا"

اور جس طرح آپ جمالی رنگ میں اس امت کیلئے مبعوث ہوئے تھے اسی طرح آپ کا جمال بھی خدا کی قدرت کا نمونہ تھا اور دیکھنے والے کے دل کو اپنی طرف کھینچتا تھا۔۔۔ آپ کا رنگ گندمی اور نہایت اعلیٰ درجہ کا گندمی تھا یعنی اس میں ایک نورانیت اور سرخی جھلک مارتی تھی اور یہ چمک جو آپ کے چہرہ کے ساتھ وابستہ تھی عارضی نہ تھی بلکہ دائمی کبھی کسی صدمہ رنج و ابتلاء مقدمات اور مصائب کے وقت آپ کا رنگ زرد ہوتے نہیں دیکھا گیا اور ہمیشہ چہرہ مبارک کندن کی طرح دمکتا رہتا تھا کسی مصیبت اور تکلیف نے اس چمک کو دور نہیں کیا علاوہ اس چمک اور نور کے آپ کے چہرہ پر ایک بشاشت اور تبسم ہمیشہ رہتا تھا اور دیکھنے والے کہتے تھے کہ اگر یہ شخص مفتری ہے اور دل میں اپنے تئیں جھوٹا جانتا ہے تو اس کے چہرہ پر یہ بشاشت اور خوشی اور طمانیت قلب کے آثار کیونکر ہو سکتے تھے یہ نیک ظاہری بد باطن کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتا اور ایمان کا نور بدکار کے چہرہ پر درخشندہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ آپ کے سر کے بال نہایت باریک سیدھے چکنے چمکدار اور نرم تھے۔۔۔۔ آپ کی داڑھی اچھی گھنی تھی۔۔۔ اور بہت خوبصورت۔۔۔۔۔ آپ کا چہرہ کتابی یعنی معتدل لمبا تھا اور حالانکہ عمر شریف ۷۰ اور ۸۰ کے درمیان تھی پھر بھی جھریوں کا نام و نشان نہ تھا اور نہ متفکر اور غصہ ور طبیعت والوں کی طرح پیشانی پر شکن کے نشانات نمایاں تھے رنج فکر۔ تردد یا غم کے آثار چہرہ پر دیکھنے کی بجائے زیارت کنندہ اکثر تبسم اور خوشی کے آثار ہی دیکھتا تھا۔

آپ کی آنکھوں کی سیاہی۔ سیاہی مائل شربتی رنگ کی تھی اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں مگر پپوٹے اس وضع کے تھے کہ سوائے اس وقت کے جب آپ ان کو خاص طور پر کھولیں ہمیشہ قدرتی غض بصر کے رنگ میں رہتی تھیں۔۔

پیشانی مبارک آپ کی سیدھی اور بلند اور چوڑی تھی اور نہایت درجہ کی فراست اور ذہانت آپ کے جبیں سے ٹپکتی تھی علم قیافہ کے مطابق ایسی پیشانی بہترین نمونہ اعلیٰ صفات اور اخلاق کا ہے۔۔۔۔

آپ کو کسی قسم کے خاص لباس کا شوق نہ تھا۔۔۔ آپ کو دیکھ کر کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس شخص کی زندگی میں یا لباس میں کسی قسم کا تصنع ہے یا یہ زیب و زینت دنیوی کا دلدادہ ہے ہاں البتہ والرجز فاهجر کے ماتحت آپ صاف اور ستھری چیز ہمیشہ پسند فرماتے اور گندی اور میلی چیز سے سخت نفرت رکھتے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۲۵ تا ۱۲۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلبی کیفیت

اب میں اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں جیسا کہ ابتداء میں ذکر کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری زندگی کی زندگی کا ہر لمحہ فنا فی الرسول اور عشق رسول کا آئینہ دار ہے۔ اپنی اس قلبی کیفیت کو آپ نے اپنے ایک فارسی شعر میں یوں بیان فرمایا ہے:- ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

"میں خدا کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر میرا یہ عشق کسی کی نظر میں کفر ہے تو خدا کی قسم میں ایک سخت کافر انسان ہوں۔

بیویوں سے حسن سلوک کی تعلیم اور آپ کا مبارک نمونہ

ہمارے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں سے حسن سلوک کے بارہ میں یہ فرما کہ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي۔ اپنی امت کے لئے واضح تعلیم ارشاد فرما دی تو پھر وہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم

روحانی فرزند اور اپنے آقا کے نقش قدم پر قدم رکھنے والا، عاشقِ رسول احمد غلام احمد تھا۔ کیسے اس رنگ میں رنگین نہ ہوتا۔

اس جگہ مجھے ایک حدیث یاد آگئی۔ بخاری میں روایت ہے کہ ایک اونٹ پر امہات المومنین سفر فرما رہی تھیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تشریف لے جا رہے تھے اونٹ کی نکیل پکڑنے والا ذرا تیزی سے چلنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کانچ کے ٹکڑے ہیں انہیں احتیاط سے لے کر جاؤ کہیں ٹوٹ نہ جائیں۔"

بیویوں سے حسنِ سلوک اور طریق سلوک کے متعلق چند الفاظ میں ہی اتنا فلسفہ بیان کر دیا گیا ہے۔ اس پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں حضور علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے کچھ زبانی سختی کا سلوک فرمایا ہے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔

"یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو خُذُوا الرفق الرفق فان الرفق راس الخیرات۔ نرمی کرو نرمی کرو تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے"
(اربعین ۳ ص ۲۸ بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص ۵۰۹)

حضور اپنے اس الہام کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

"اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وعاشروھن بالمعروف۔ (النساء آیت ۲۰) یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے خیرکم خیرکم باھلہ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندہ برتن کی طرح مت توڑو" (اربعین ۳ ص ۲۹۔ حاشیہ)

اسی طرح حضور نے ایک شخص کے بارہ میں جو عجلت میں بیوی کو طلاق دینا چاہتا تھا فرمایا:-

"جو شخص اس قدر جلدی قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے ہم کیسے امید رکھ سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اس کا پکا تعلق ہے (ملفوظات جلد ۶ ص ۲۱)

مئی ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے جب کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم سے امرتسر میں مباحثہ تھا۔ ایک رات جب کہ خان محمد شاہ مرحوم کے مکان پر بڑا مجمع تھا۔ اطراف سے بہت سے لوگ آئے ہوئے تھے۔ حضرت اس روز سر درد سے بیمار تھے شام کو مشتاقانِ زیارت ہمہ تن چشم انتظار بنے ہوئے تھے۔ حضرت مجمع میں تشریف لائے منشی عبدالحق صاحب لاہوری پنشنر نے جو پہلے آپ سے بڑی محبت اور حسن ظن رکھتے تھے مگر بعد میں الگ ہو گئے آپ سے آپ کی بیماری کی تکلیف پوچھی اور پھر کہا "آپ کا کام بہت نازک ہے اور آپ کے سر پر بھاری بوجھ ہے آپ کو چاہیئے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا کریں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کے لئے ہر روز تیار ہونی چاہیئے۔"

اس پر حضرت اقدس نے فرمایا:-

"ہاں یہ بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف رہتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتیں۔"

اس پر منشی عبدالحق صاحب نے کہا کہ "اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں کہتے اور رعب پیدا نہیں کرتے میرا یہ حال ہے کہ میں کھانے پینے کے لئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ناممکن ہے کہ میرا حکم ٹل جائے اور جیسے کھانے کے اہتمام میں سرمو فرق آجائے ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں" حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ یہ بات میرے محبوب آقا کے حق میں مفید ہے اس لئے بغیر سوچے سمجھے اس کی تائید کر دی حضرت اقدس نے حضرت مولانا کی طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا:-

"ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیئے"

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بڑے ذکی الحس تھے۔ وہ فرماتے ہیں بس خدا ہی جانتا ہے کہ میں اس مجمع میں کس قدر شرمندہ ہوا" سیرۃ حضرت مسیح موعود مصنفہ شیخ یعقوب علی عرفانی حصہ اول صفحہ ۵۲-۵۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس اعلےٰ وارفع مقام کی نشاندہی کرتا ہے جو چشم پوشی اور اہل سے لطف و کرم کا پہلو لئے ہوئے تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے ناراض ہونا جانتے ہی نہ تھے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"میں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور علیہ السلام کو حضرت ام المومنین سے ناراض دیکھا نہ سنا بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک Ideal (آئیڈیل) جوڑے کی ہونی چاہیئے بہت کم خاوند اپنی بیویوں کی وہ دلداری کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام حضرت ام المومنین کی فرمایا کرتے تھے اور آپ کو لفظ تم سے مخاطب فرمایا کرتے تھے اور ہندوستانی میں ہی اکثر کلام کرتے تھے۔ مگر شاذ و نادر پنجابی میں بھی۔ حالانکہ بچوں سے اکثر پنجابی بولا کرتے تھے" سیرۃ حضرت ام المومنین حصہ اول ص ۳۲۶۔

(باقی)

لجنات کیلئے ضروری اعلان

سال رواں میں لجنہ مرکزیہ کی طرف سے لجنہ کے دو امتحانات ہوں گے دونوں معیار اول دوم اور سوم پر مشتمل ہوں گے پہلا امتحان ماہ فروری ۱۹۶۳ء کے آخر میں ہوگا تمام لجنات زیادہ سے زیادہ ممبرات کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ تینوں معیاروں کا نصاب حسب ذیل ہے:-

معیار اول: قرآن مجید پارہ نمبر ۱۸ با ترجمہ اور مختصر تفسیر۔ اسلامی اصول کی فلاسفی (نصف اول) از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

معیار دوم: قرآن مجید کا پارہ نمبر ۱۵ با ترجمہ۔ جنگ مقدس (پہلا نصف حصہ) از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

معیار سوم:- قرآن مجید پارہ نمبر ۲ کے آخری ۸ رکوع۔ برکات الدعاء (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

یہ دعائیں سب معیاروں میں مشترک ہیں:-

۱- اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر۔

۲- ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالِ رواں کو مثالی سال کس طرح بنایا جا سکتا ہے

ایک امیر ضلع کی مساعی کا خلاصہ

امیر ضلع سانگھڑ مکرم ڈاکٹر پیر فضل الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں

"خاکسار حسب ہدایت اس سال تحریک جدید کی کارگزاری کو مثالی بنانے کے لئے خاص توجہ دے رہا ہے۔ ضلع ہذا کی تمام جماعتوں سے وعدے لینے کا کام جاری ہے جس کے سلسلہ میں ماہوار آمد کے کم از کم پانچویں حصہ تک چندہ دینے کے اصول کی پابندی کی جاتی ہے۔ تمام دوستوں کو شامل کیا جاتا ہے اور مستطیع احباب کو مجاہدانہ خاص شمولیت کی تحریک کی جاتی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالےٰ۔

امید ہے جملہ عہدیداران کرام ان خطوط پر سعی فرما کر اس سال کو مثالی سال بنانے کا ثواب عظیم حاصل کریں گے۔ اللہ تعالےٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ:

متدرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر پوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان وصایا اور سیکرٹری صاحبان مال اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۰۴۶

میں نور النساء وک سومار لو اہلیہ سومار لو صاحب پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیور طلائی ۱۵ گرام مالیت ۲۰ ہزار روپے انڈونیشی

۲۔ حق مہر ۲۰۰۰ روپے انڈونیشی وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰۰/- روپے انڈونیشی ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نور النساء وک۔ انڈونیشیا

گواہ شد:۔ امام الدین کوارٹر ۲۶ تحریک جدید ربوہ

گواہ شد:۔ سید شاہ محمد۔ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۰۹۹۵

میں مبارک احمد ولد محمد اسماعیل صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۰ پونڈ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مبارک احمد۔ کوارٹر ۵۷ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل خوشنویس والد مبارک احمد ربوہ۔ ضلع جھنگ

گواہ شد: محمد ارشد کاتب ابن محمد اسمٰعیل صاحب ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۰۹۹۶

میں امۃ الرشید زوجہ چوہدری محمد احمد خان صاحب قوم [illegible] پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول لائنز گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے:۔

۱۔ طلائی زیورات مبلغ ۵۰۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر مبلغ ۷۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الرشید زوجہ چوہدری محمد احمد خان صاحب سول لائنز ضلع کچہری گجرات

گواہ شد: محمد احمد خان۔ خاوند موصیہ

گواہ شد: ڈاکٹر میجر عبد الحق ملک امیر جماعت احمدیہ گجرات۔

مسل نمبر ۲۰۹۹۸

میں عائشہ بی بی زوجہ محمد بوٹا صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے وصول شدہ

۲۔ نقد رقم مبلغ ۳۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: عائشہ بی بی زوجہ محمد بوٹا صاحب باڈی گارڈ حضرت اقدس ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: محمد بوٹا ولد فقیر محمد صاحب ربوہ ضلع جھنگ۔ (باڈی گارڈ حضرت اقدس)

گواہ شد:۔ امیر احمد باڈی گارڈ حضرت اقدس ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۰۹۹۹

میں نادر احمد قمر ولد محمد شفیع صاحب قوم مغل پیشہ ملازم سلسلہ احمدیہ عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن لالہ رخ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: نادر احمد قمر ۴۲۸ لالہ رخ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی

گواہ شد: محمد شفیع ابن ماسٹر کرم الٰہی ۴۲۸ لالہ رخ واہ کینٹ

گواہ شد: [illegible] احمد [illegible] صدر جماعت احمدیہ واہ کینٹ

ایک تجربہ کار ڈبل ایم اے نوجوان کو لاہور میں میٹرک تک آرٹس تمام مضامین اور اکنامکس بی اے تک پڑھانے کے لئے ٹیوشن درکار ہے۔

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

یونیورسٹی نیو کیمپس
ہوسٹل ۱۲ کمرہ ۱۱۸ یا ٹیلیفون ۸۳۳۷۹

سُرمہ خورشید

ایک لاجواب اور مجرب روزگار سرمہ
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
کی
بہترین پیشکش

آنکھوں کی مختلف امراض، خارش، پانی بہنا، ککرے، کے لئے بہت مفید ہے نظر تیز کرتا ہے۔ قیمت ۵ روپے۔

خونی و بادی
بواسیر Piles

جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم نے سیالکوٹ چھاؤنی سے لکھا:۔

"میں نے پائلز کیور کا کورس ایک کیس میں استعمال کرایا خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے سو فیصدی آرام آگیا" قیمت مکمل کورس ۱۰/- علاوہ ڈاک خرچ

کیپ ٹاؤن میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ [illegible] کراچی۔ ربوہ

ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک ایجنسی ربوہ فون ۶۶

قائدین خدام الاحمدیہ

بجٹ جلد بھجوائیں

جن مجالس نے ابھی تک اپنے بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوائے۔ ان سے گزارش ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے بجٹ بھجوائیں۔ مزید تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

مکرم شیخ ظفر علی صاحب امینی [illegible] ضلع [illegible] عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد صحت یاب کرے [illegible]

ہماری جماعت کے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کیلئے کوشاں رہے

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ذمہ داری بچوں کے والدین پر عاید ہوتی ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"اخلاق کو درست کرنا بھی ہر ایک کا فرض ہے۔ چاہے وہ عہدیدار ہے یا نہیں۔ اور ان کی سب سے زیادہ ذمہ داری والدین پر عاید ہوتی ہے۔ کہ وہ صحیح رنگ میں بچوں کی تربیت نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی شخص اصلاح کرنا چاہتا ہے تو اس سے جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا بجائے ان کو بُرے کاموں سے روکنے کے ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں جو والدین ایسا کرتے ہیں وہ اپنی حماقت کا ثبوت دیتے ہیں۔ بچپن میں تو وہ ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ لیکن جب بچہ جوان ہو جاتا ہے۔ اور بداخلاقیوں سے باز نہیں آتا۔ اور والدین کو ٹھکرا دیتا ہے تو پھر چیخنا شروع کرتے ہیں کہ دعا فرمائیں بچے کی اخلاقی حالت بہت خراب ہو گئی ہے حالانکہ ابتداء میں ہی لوگ اس کو خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ قصہ مشہور ہے کہ کسی ڈاکو کو پھانسی کا حکم ملا۔ جب حکام اسے پھانسی دینے لگے۔ تو اس سے پوچھا گیا۔ کہ اگر تمہاری کوئی خواہش ہو تو بتاؤ تا کہ وہ پوری کر دی جائے۔ اس نے کہا میں اپنی ماں سے علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں اس خیال سے کہ اب تو اس نے مر جانا ہے۔ اسے علیحدگی میں بات کرنے کی اجازت دے دی گئی چند منٹ کے بعد اس کی ماں کی چیخ سنائی دی۔ افسر دوڑے دوڑے وہاں پہنچے کہ کیا ہو گیا ہے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ اس نے دانت مار کر اپنی ماں کا گلہ زخمی کر دیا تھا۔ افسروں نے اسے لعنت ملامت کی کہ ظالم اب تو تم سولی کے تختے پر لٹکنے والے ہو۔ ایسی حالت میں بھی تم ظلم سے باز نہیں آئے اور تم نے اپنی ماں کا گلہ کاٹ کھایا ہے۔ اس نے کہا آپ لوگ نہیں جانتے کہ مَیں نے گلہ کیوں کاٹا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج پھانسی کے تختہ پر مجھے میری ماں ہی لٹکا رہی ہے۔ وہ اس طرح کہ جب میں بچپن میں چھوٹی چھوٹی چیزیں چوری کر کے لاتا تھا تو وہ مجھ سے لے کر چھپا لیتی تھی اور اگر کوئی میرے متعلق شکایت کرتا تھا تو اس سے لڑنے لگ جاتی تھی۔ میں اس وقت ناواقف تھا مجھے بچپن میں ہی چوری کی عادت پڑ گئی پھر میں نے بڑی چوریاں کرنی شروع کر دیں اور اب چوری کرتے ہوئے مجھ سے ایک آدمی قتل ہو گیا۔ جس کی وجہ سے مجھے پھانسی دیا جا رہا ہوں۔ اسی وجہ سے میں نے اپنی ماں کے گلے کو کاٹا ہے کہ اصل مجرم میری ماں ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ لوگ ابتداء میں اپنی اولادوں کی تربیت کی فکر نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی کہے تو اس سے لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ہر شخص اپنے لڑکے کو معصوم سمجھتا ہے اور دوسرے کے لڑکے کے متعلق تو وہ کوئی بات سن بھی لیتا ہے لیکن اپنے لڑکے کے متعلق کوئی بات نہیں سن سکتا۔ بلکہ اگر کوئی کہے تو اُلٹا اسے ڈانٹنا شروع کر دیتا ہے۔ کہ آپ پہلے اپنے بچے کی تو خبر لیں ...... یہ طریق نہایت ناپسندیدہ ہے۔ ہماری جماعت کے ہر شخص کا فرض ہے کہ بچوں اور نوجوانوں کے اخلاق کی درستی کے لئے کوشاں رہے۔ بالعموم نوجوان نوجوانوں کی پچ کر جاتے ہیں۔ اور ان کی غلطیوں کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ جب کسی کو کسی دوسرے شخص کی غلطی کی اطلاع ملے تو اسے اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۷ ستمبر ۱۹۶۱ء)

توسیع زر اور استقلال امور سے متعلق
منیجر الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کیجیے۔

"اُخروی جنتوں کے دروازے کھولنے کی چابیاں"

نئے مالی سال میں جو ماہ ہجرت/مئی سے شروع ہے۔ اپنی محنت کو اپنی تدبیر کو اور اپنی دعا کو انتہا تک پہنچا دینے کی تلقین فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۱۹ ہجرت/مئی میں ارشاد فرمایا۔

"اس چیز کو نہ بھولو کہ دنیا کی جو نعمتیں ہیں اُن سے اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو محروم نہیں کیا بلکہ اسے دُنیا کی ساری نعمتیں دے کر فرمایا کہ دیکھو! یہ اُخروی جنتوں کے دروازے کھولنے کی چابیاں ہیں ان سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور اپنے لئے جنتوں کے سامان پیدا کر لو۔ اگر دنیا کی نعمتوں سے ہم محروم کر دیئے جاتے تو پھر جنتوں کے دروازے کھولنے کے لئے مسلمان کے ہاتھ میں کوئی چابی نہ رہتی ......

دنیا کی ساری نعمتیں اگر ان کو اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور احکام کے مطابق خرچ کیا جائے تو یہ جنت کے دروازوں کو کھولتی ہیں اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیوی حسنات جنت کی حسنات یا اخروی زندگی کی حسنات کی جنتوں کے دروازوں کو کھولنے کی چابیاں ہیں۔"

احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ عام، حصہ آمد۔ اور چندہ جلسہ سالانہ نیز زکوٰۃ کے بقایاجات فوری طور پر ادا فرما کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں اور اس کے فضل سے اپنے لئے جنت کے دروازے کھولنے کے سامان پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ضروری اعلان برائے انتخاب صدر و نائب صدر موصیان

جملہ ایسی جماعت ہائے احمدیہ جہاں پر مجلس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر و نائب صدر موصیان کی منظوری کی میعاد ۷۲-۷۳ کو ختم ہو چکی ہے لہٰذا نئی مدت کے لئے صدر و نائب صدر موصیان کا حسب ذیل قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر مکرم صدر صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوایا جائے۔ تا منظوری نیا انتخاب سابق صدر و نائب صدر حسب قواعد اپنے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے۔

۱۔ جس جگہ کم از کم دس موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے۔

۲۔ انتخاب صدر مجلس موصیان کے لئے کورم سو فی صد ہے۔ مریض بیمار، مسافر اور معذور کا استثناء ہوگا۔ رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے بقایادار موصی بھی انتخاب میں رائے دیں گے۔ مگر بطور صدر منتخب نہ ہوں گے۔

۳۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔ لہٰذا جہاں پر ممکن ہو صدر موصیان کے ساتھ نائب صدر موصیان کا انتخاب ضرور کروایا جائے۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی۔

(ناظر اعلیٰ)

بزم حسن بیان و انصار سلطان القلم

اضلاع و شہری مجالس کے لئے شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سکیم کے مطابق

یہ امر لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں بزم حسن بیان اور بزم انصار سلطان القلم کا قیام عمل میں لادیں اور علاوہ ازیں خدام کو تقریر اور مضمون نویسی کی تربیت دیں۔ قائدین کرام ان کے قیام کے بعد مرکز کو اپنی کارگزاری سے مطلع فرمادیں۔ (مہتمم تعلیم)